جہاد بالسیف مسلمانانِ عالم پر فرض ہو چکا ہے۔ فلسطین ہو یا افغانستان، کشمیر ہو یا بیت المقدس۔ جہاد و قتال کے بغیر باطل قوتیں کبھی مسلمان کو فارغ نہیں بیٹھنے دیں گی۔ صہیونیت کے منصوبہ کے مطابق فلسطین، بیت المقدس، جولان لے بعد لبنان کی باری آ چکی ہے۔ بھارت کے نہرو خاندان کی مسلم کش حکومت کشمیر کو ہڑپ کرنے کے بعد اب آزاد کشمیر پر اپنا حق جتلا رہی ہے۔ اشتراکی روس سات مسلم ریاستوں کو اپنے یونین میں ضم کرنے کے بعد اب افغانستان کو U.S.S.R یعنی اشتراکی سوویت روس کی ایک ریاست بنانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ چا ہے پورا ملک کھنڈر بن جائے اور سب افغان ملک چھوڑ کر چلے جائیں، اسے تو فقط ملک چاہیے، اس کے بعد اس کے جو ادارے ہیں وُہ اقوام عالم پر واضح ہو چکے ہیں۔ مشرک، ملحد اور صہیونی طاقتیں بڑا مضبوط گٹھ جوڑ کر کے مسلمان اقوام پر پورے سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق یورش کر رہی ہیں۔ جہاد بالسیف، جہاد بالقلم اور جہاد بالمال فرض ہو چکا ہے اور مسلمانانِ عالم کے لیے اسلام کے جھنڈے تلے متحد ہو کر باطل قوتوں کو للکارنے کے سوا کوئی راہِ نجات نہیں رہی۔

افغانستان کے جیالوں کی طرح روسی ترکستان میں بھی امام شاملؒ جو گوریلا جنگ کے ماہر تھے، روسی استبداد سے انیسویں صدی عیسوی میں نبرد آزما رہے۔ دو لاکھ تربیت یافتہ اور جدید فنونِ جنگ سے واقف روسی فوج مٹھی بھر مجاہدین سے تین محاذوں پر لڑ رہی تھی۔ مسجد "یاراغلی" کے خطیب شیخ داغستان کہلاتے تھے۔ شیخ ملا محمد نے ریاضت و عبادت کی بجائے جہاد کی تعلیم و تدریس کا آغاز کر دیا۔ وُہ روس کی توسیع پسندی کو بھانپ گئے تھے۔ اس مکتب میں "غمیری" نامی گاؤں سے دو شاگرد آئے، شامل اور غازی محمد۔ دونوں نے تعلیم کی تکمیل کی۔ شیخ ملّا محمد نے کوہ قاف کے قبائل کو متحد و مربوط بنایا، غازی کو داغستان میں مقرر کیا۔ شامل پُراسرار طور پر مکہ معظمہ پہنچ گیا جہاں اس نے عبد القادر الجزائری سے مسلمانوں کے عروج و زوال پر سیر حاصل بحث کی اور ایک لائحہ عمل مرتب کیا۔ واپس آ کر غازی محمد کے ہاتھ پر بیعت کی اور جہاد کا اعلان کر دیا۔ پہلا معرکہ ادیریا کی خانم کے ساتھ ہوا جو روسیوں کی ہمنوا تھی۔ اس میں ناکامی ہوئی تو سوچ و بچار کے بعد گوریلا جنگ کا آغاز کر دیا۔ یہ عقابوں کی طرح روسی فوج پر جھپٹتے اور آن کی آن میں بھاری نقصان پہنچا کر واپس

آجاتے۔ مجاہدین کے لبوں پر یہ نغمہ جاری رہتا۔

"اے اللہ، گواہ رہنا، ہم دشمن سے اس طرح لڑ رہے ہیں جس طرح لڑنے کا حق ہے، ہم میں سے کوئی ایک قدم پیچھے نہیں ہٹا، کسی نے پیٹھ پر زخم نہیں کھایا، ایک ایک نے دشمن سے بہادری کا لوہا منوایا، اب ہم بہادروں کی طرح موت کا انتظار کر رہے ہیں، ہم موت کو سامنے دیکھ کر مسکرا رہے ہیں، ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو موت سے ہمکنار ہوتے وقت غمگین ہو"

امام شامل ؒ نے قبائل کو جمع کر کے درس دیا، قرآنی حکم سنایا "کہ سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو، ایک پرچم تلے جمع ہو جاؤ" یہ جنگ ۱۸۶۴ء میں ختم ہو گئی۔ جب امریکہ میں خانہ جنگی ہو رہی تھی، صدر ابراہیم لنکن کا زمانہ تھا۔ ۱۸۶۵ء میں تاشقند پر قبضہ کر لیا گیا۔ امیر بخارا نے اپنی منظم فوج کے ذریعہ روسیوں سے تاشقند واپس لینے کے لیے حملہ کیا جو ناکام رہا، اس علاقہ کو روسی سلطنت میں شامل کر دیا گیا۔

روسی ترکستان میں مجاہدین کی سرفروشانہ جدوجہد کا ایک ہلکا سا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ اس ناکامی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ پورا عالم اسلام گہری نیند سوتا رہا اور کوئی مسلمان حکومت اسلام کے نام پر مجاہدین ترکستان کی مدد کو نہ پہنچی۔ آج وہی روس افغانستان میں بربریت اور انسانیت سوز مظالم کی داستان دہرا رہا ہے ــــ لیکن عالم اسلام سرد مہری، بے نیازی اور لاتعلقی کا مظاہرہ کر کے غفلت کی نیند سو رہا ہے۔

(قاضی محمد سعید)